کی جو شان ہے، وہ معجزات کے ظہور میں بھی قائم رہتی ہے۔ اس کی حکمت نے عالم غیب اور عالم شہود کے مابین اسباب کے پردے ڈال رکھے ہیں اور اس کی مرضی یہ ہے کہ ہم اس کے جمال و جلال کا مشاہدہ ان پردوں کی آڑ ہی سے کریں، تاکہ امتحان و آزمائش اور آزادیٔ رائے کے ساتھ تربیتِ اخلاق کا جو مقصد قدرت نے پیش نظر رکھا ہے، وہ پورا ہو'۔ اسی وجہ سے انھوں نے یہ رائے قائم کی کہ اہل مکہ نے سنگ باری کی اور اس کے پردے میں اللہ تعالیٰ نے تیز آندھی کے ذریعے سنگ باری کرکے ان کو تباہ و برباد کردیا۔

صحیح بات یہ ہے کہ تمام خوارق میں پردہ داری کی شان نہیں ہوتی، بلکہ یہ چیز صرف ان خوارق میں پائی جاتی ہے جو انبیاء کے ذریعے ان کی قوموں پر حجت قائم کرنے کے لیے دکھائے جاتے ہیں۔ لیکن جو خوارق عذاب کے لیے رؤنما ہوں ان میں پردہ داری کی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ وہ علانیہ سامنے آتے ہیں۔ واقعۂ فیل میں رمی کسی پر حجت قائم کرنے کے لیے نہیں کی گئی تھی، بلکہ وہ عذاب کی نشانی تھی، اس لیے اس کا ظہور بھی علانیہ ہوا۔

۳۔ بعض انگریز فلاسفہ اور دانش ور اور ان کے خوشہ چیں ملحدین خوارق کا انکار کرتے اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اگر قرآن میں ان کا ذکر مان لیا جائے تو وہ قرآن کی تکذیب کرنے لگیں گے۔ اس لیے قرآن کے معاملے میں شدید غیرت رکھنے والے اور اسے مطاعن سے پاک رکھنے کی کوشش کرنے والے معجزات پر مشتمل قرآنی نصوص کی ایسی تاویل کرنے لگتے ہیں کہ کوئی ان پر طعن نہ کر سکے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ معلم فراہی نے اپنی تاویل اسے ضعیف جاننے کے باوجود اختیار کی، لیکن یہ بعید نہیں ہے کہ قرآن کے معاملے میں شدّتِ غیرت اور اسے مطاعن سے پاک رکھنے کی شدید خواہش کی وجہ سے ان کا میلان اس تاویل کی جانب ہوگیا ہو۔

حواشی و مراجع

۱۔ ملاحظہ کیجیے طبقات ابن سعد، دار صادر بیروت: ۱/ ۹۱، تاریخ ابن جریر، دار المعارف: ۲/ ۱۳۱

۲۔ طبقات ابن سعد: ۱/ ۹۲

۳۔ ملاحظہ کیجیے تفسیر البغوی: ۴/ ۶۸۸